| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

1

ترجمہ "کنزالایمان" چند نمونے

برادران اہل السنّت والجماعت

کچھ دوست اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کو قرآن پاک کا صحیح ترجمہ قرآن قرار دینے اور باقی تراجم کو غلط اور ناقابل اعتبار باور کرانے کی کوشش میں مصروف ہیں، حالانکہ "کنزالایمان" میں بہت سی غلطیاں ہیں اور چونکہ اس ترجمہ میں اہل السنۃ والجماعت کے نظریات کے خلاف مختلف نظریات اور عقائد کو کشید کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کی وجہ سے عرب وعجم نے اس کو ٹھکرادیا اور اس پر پابندی لگادی گئی اور کئی ممالک میں تو اس کو جلانے کا فتویٰ صادر ہوا جیسا کے انوار رضا (صفحہ 147) پر موجود ہے کہ ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض کی طرف سے کنزالایمان کو جلانے کا فتویٰ صادر ہوا۔

اس سب کچھ کی کئی وجوہ ہیں ان میں سے دو میں عرض کردیتا ہوں (۱) اعلیٰ حضرت بریلوی نے کسی استاد سے مستقل پڑھا ہی نہیں بلکہ صرف جمع، تفریق، ضرب، تقسیم کو سیکھ کر باقی سب کچھ کا خود مطالعہ کیا اس لئے عقائد اہلسنت والجماعت کی جگہ جو انکو دل لگا وہ اپنایا اور یہ حکم بھی صادر فرمایا کہ میرا دین ومذہب جو میری کتابوں سے ثابت ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اگر کسی مستند استاد سے سارا علم پڑھا ہوتا تو شاید یہ سب کچھ نہ ہوتا اور اہلسنت سے ہٹا کر اپنے دین ومذہب کیطرف نہ لگاتے۔
(۲) دوسری وجہ یہ ہے چونکہ اس ترجمہ کو سوچ وبچار، تدبر وتامل اور پہلے مفسرین کی تفاسیر اور پہلے مترجمین کے تراجم کو مدنظر رکھکر نہیں لکھا گیا۔ اسی وجہ سے یہ اغلاط اور ٹھوکریں کھائی گئی ہیں۔ شاید کوئی ہمیں طعنہ دے کر صرف کنزالایمان کو تمہی غلط کہتے ہو باقی تو ساری دنیا اس کی مداح ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ آپ کے گھر کے جید افراد نے بھی بری طرح اس کو رد کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے!

(۱)۔ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب ایک جگہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ قول ضعیف ہے" (تفسیر نعیمی جلد 1 ص 374 اسلامیہ)

(۲)۔ انہی مفتی صاحب کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب بھی ایک جگہ تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب ہے نہ تو قرآن مجید میں اس کی گنجائش ہے نہ یہ کسی لفظ کا ترجمہ ہوسکتا ہے۔ مہر زوجہ کے جو اصول وضوابط یا شرائط ہیں یہ ترجمہ ان کے بھی خلاف ہیں۔ علاوہ ازیں

2

فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے۔ (تنقیدات علیٰ مطبوعات صفحہ 29)

(۳)۔ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی لکھتے ہیں ''آیت فتح کے ترجمے میں کنز الایمان میں ''ذنبک'' سے مراد ''ذنب المومنین'' لیا گیا ہے۔ یہ توجیہ صرف یہی نہیں کہ ظاہر قرآنی سے ہٹ کر ہے بلکہ آیت کریمہ کی شان نزول سے بھی کوئی مطابقت نہیں رکھتی نیز اس آیت کو سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو سمجھا اور پھر رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے جس سمجھنے کی صحت کی خاموش تائید فرمائی اور پھر وحی الٰہی سے جس فہم کی صحت کی توثیق ہوگئی یہ توجیہ اس سے بھی میل نہیں کھائی (التصدیقات لدفع التلبیسات صفحہ 59)

(۴)۔ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ایک جگہ تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مجھ پہ منکشف ہوا کہ یہ ترجمہ اس حدیث کے خلاف ہے پھر میں نے اس سلسلہ میں مزید احادیث کی تلاش کی تو مجھے یہ یقین واثق ہوگیا یہ ترجمہ راجح ومختار نہیں''۔ (شرح مسلم جلد 6 صفحہ 497,498) ایک جگہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''یہ تفسیر احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور عقلاً بھی مخدوش ہے'' (شرح مسلم جلد 3 صفحہ 98) ایک جگہ لکھتے ہیں ''یہ ترجمہ کرنا صحیح نہیں ہے'' (شرح مسلم جلد 7 صفحہ 328)

(۵)۔ پروفیسر ڈاکٹر مولوی زبیر حیدرآبادی صاحب نے بھی سورۃ فتح کی آیت پر تقریر میں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو غلط قرار دے کر ذنب کی نسبت حضور اکرم ﷺ کی طرف کی'' (خلاف اولیٰ کے رد میں صفحہ 311)

عبارات کا خلاصہ یہ ہے (۱)۔ ترجمہ اعلیٰ حضرت ظاہر نظم قرآنی کے خلاف ہے۔ (۲) شانِ نزول کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا (۳) وحی الٰہی کے خلاف ہے۔ (۴) فہم رسول ﷺ کے خلاف ہے۔ (۵)۔ فہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بھی خلاف ہے۔ (۶)۔ غلط ہے (۷)۔ احادیث صحیحہ کے خلاف ہے۔ (۸)۔ عقلاً مخدوش ہے۔ (۹)۔ راجح ومختار نہیں۔ (۱۰) صحیح نہیں۔ (۱۱)۔ ہر اعتبار سے نامناسب ہے۔ (۱۲) قرآن میں اس کی گنجائش نہیں۔ (۱۳)۔ ضعیف ہے۔

قارئین کرام! جب چند جگہوں کے ترجمے کا یہ حال ہے تو باقی کا حال اگر خراب نہ ہو تو پتلا تو ضرور ہوگا۔ دیگ سے ایک آدھ چاول چکھا جاتا ہے اور نمونے کے لئے تھوڑا سا دیکھا جاتا ہے اور باقی کو اسی پر قیاس کرلیا جاتا ہے تو اب تو رضاخانی حضرات کے گھر سے گواہی مل گئی کہ ترجمہ اعلیٰ حضرت درست نہیں۔

قارئین کرام! کہیں تو اعلیٰ حضرت نے بالکل غلط ترجمہ کیا، کہیں ترجمہ بالکل کیا ہی نہیں کہیں دو دو

ترجمے کر دیے اور کہیں اتنے مشکل اور بھدے لفظ استعمال کیے کہ بغیر لغات کی مدد کے اس کو سمجھا ہی نا جاسکے۔

سب سے پہلے ہم آخری قسم کو ہی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "**ولقد یسرنا القرآن للذکر** (الآیۃ)" اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین) یعنی نصیحت دینے کے لئے ہم نے قرآن کو آسان کر دیا۔ جب لوگوں کی سمجھ میں آیگا تو لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں گے۔ لیکن اعلیٰ حضرت نے مشکل الفاظ کی بھرمار کر دی اور سمجھنے کے لئے لغات کا ذخیرہ بھی درکار ہے تا کہ ان سے مشکل الفاظ کا ترجمہ دیکھ کر سمجھ لیا جائے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱)۔ **فجمع کیدہ** (الآیۃ)۔ اپنے داؤں اکٹھے کئے۔ (طٰہٰ 60۔ کنز الایمان) جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے **کید** کا ترجمہ داؤ کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے مکر (جادو کا) سامان کیا۔

(۲)۔ **ولاصلبنکم فی جذوع النخل** ۔ (طٰہ 71) میں **النخل** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے "ڈھنڈ" کیا۔ جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے "تنا" کیا اور حضرت تھانوی نے "درخت" کیا۔

(۳)۔ **فیذرھا قاعا صفصفا** ۔ (طٰہٰ 106) میں **قاعا صفصفا** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے "کوپٹ پرہموار" کیا جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے "صاف میدان" کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے "میدان ہموار" کیا۔

(۴)۔ **لا یسمعون حسیسھا** ۔ (الانبیاء 102) میں **حسیسھا** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے "بھنک" کیا اور حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے "آہٹ" کیا۔

(۵)۔ **اقامو الصلوۃ** ۔ (الحج 61) میں **اقامو** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے "برپا رکھیں" کیا جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے "قائم رکھیں" کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے "پابندی رکھیں" کیا۔

(۶)۔ **وان الظالمین لفی شقاق بعید** ۔ (الحج 53) میں **لفی شقاق بعید** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے "دُھر کے جھگڑالو ہیں" کیا جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے "مخالفت میں دور جا پڑے" کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے "بڑی مخالفت میں ہیں" کیا ہے۔

(۷)۔ **اوکظلمت فی بحر لجی** (الآیۃ)۔ (نور 41) میں **فی بحر لجی** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے "کسی کنڈے کے دریا میں" کیا جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے "گہرے دریا میں" کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے "بڑے گہرے سمندر" کیا ہے۔

4

(۸)۔ **قل کل یعمل علی شاکلته** ۔(بنی اسرائیل 84) میں **شاکلته** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے ''کینڈے'' کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے ''اپنے ڈھنگ'' کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ''اپنے طریقے'' کیا ہے۔

(۹)۔ **للجو فی طغیانهم یعمهون** ۔(مومنون 75) میں **للجو** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے ''ضرور بھٹ پنا کریں گے'' کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے ''تو بھی برابر لگے رہیں گے'' کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ''اصرار کرتے ہیں'' کیا ہے۔

(۱۰)۔ **واشتعل الرأس شیباً** ۔(مریم 3) میں **اشتعل** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے ''بھبھوکا پھوٹا'' کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے ''شعلہ نکلا'' کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ''پھیل گئی'' کیا ہے۔

(۱۱)۔ **وما اللّٰہ بغافل عما تعملون** ۔(البقرۃ 74) میں **عما تعملون** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے ''تمہارے کوتکوں'' سے کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے ''تمہارے کاموں سے'' کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ''تمہارے اعمال'' سے کیا ہے۔

(۱۲)۔ **صبغۃ اللّٰہ** (الآیۃ)۔(بقرۃ 138) میں **صبغۃ** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے ''رینی'' کیا ہے اور ہمارے حضرات شیخ الہند و تھانوی رحمہما اللہ نے ترجمہ ''رنگ'' کیا۔

(۱۳)۔ **کمثل جنۃ بربوۃ** (الآیۃ)۔(البقرۃ 265) میں **ربوۃ** کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے ''بھوڑ'' سے کیا ہے جبکہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے ''بلند زمین'' کیا اور حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ''کسی ٹیلے'' سے کیا ہے۔

برادران اسلام! آپ دیکھ لیں کیا ''یسرنا القرآن'' کے موافق ترجمہ کنز الایمان ہے یا قرآن سمجھنے میں رکاوٹ ہے ترجمہ کنز الایمان کو سمجھنے کے لئے اردو کی کئی لغات ہونی چاہییں۔ تا کہ ان مشکل الفاظ کو سمجھنے میں مدد ملے اللہ مسلمانوں کو اعلیٰ حضرت کی ''دُھر دُھر'' اور اعلیٰ حضرت کے ''کینڈے، بھوڑ، بھبھوکے'' سے محفوظ فرمائے اور صراط مستقیم پر چلائے۔(آمین)

محمد سفیان معاویہ

☆☆☆

منجانب: اہلسنت والجماعت جھنگ

Create a free website with